© rasailojaraid.com

یاد رفتگان

مولانا محمد سعید محدث بنارسیؒ

مولانا ملک عبدالرشید عراقی۔ سوہدرہ گوجرانوالہ

مولانا محمد سعید بنارسیؒ کا شمار علمائے فحول میں ہوتا ہے۔ آپ کا مولد و مسکن کنجاہ ضلع گجرات اور آپ کا تعلق ایک سکھ گھرانے سے تھا۔ والد کا نام سردار کھڑک سنگھ تھا جو گوجرانوالہ میں پوسٹ ماسٹر تھے اور آپ کا اسم سابق مول سنگھ تھا۔ مولانا عبیداللہ نو مسلم صاحب تحفۃ النبلاء کی تحریک حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور اس کے بعد دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے۔ یہاں آپ نے درس نظامی کی تکمیل کی۔ جب تحصیل حدیث شروع کی تو حنفیت سے رخ پھر گیا۔ چنانچہ دیوبند سے آپ کو جواب مل گیا۔ چنانچہ آپ نے دہلی کا رخ کیا اور حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر محدث دہلوی سے حدیث و تفسیر میں استفادہ کیا۔ اسی دوران آپ کے والد سردار کھڑک سنگھ کو پتہ چلا کہ میرا لڑکا دہلی میں مقیم ہے تو انہوں نے شیخ الکل کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا کہ:

"میں نے اپنے لڑکے کو ناز و نعمت سے پالا ہے اس کو نظر عنائت سے رکھیئے گا۔"

حضرت شیخ الکل اس خط کو پڑھ کر آبدیدہ ہو گئے۔

دہلی میں حدیث و تفسیر کی تحصیل کے بعد جون پور کے مدرسہ امام بخش پہنچے اور مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری سے "فقہ و اصول فقہ" کی تحصیل کی۔ اس دور میں مولانا تلطف حسین بہاری اور مولانا علی نعمت عظیم آبادی آپ کے ہم درس تھے۔ حافظ عبداللہ غازی پوری اس وقت سخت مقلد تھے اور تینوں تلامذہ عامل بالحدیث تھے۔ استاد اور تلامذہ میں بحث و مباحثہ جاری رہتا۔ آخر تلامذہ کامیاب ہوئے اور استاد محترم بھی عامل بالحدیث ہو گئے۔

جون پور سے فراغت کے بعد حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے اور مکہ معظمہ میں شیخ عباس بن عبدالرحمان تلمیذ امام شوکانی سے حدیث میں سند و اجازت حاصل کی' حج سے واپسی کے بعد مولانا حافظ ابراہیم آروی کے مدرسہ احمدیہ آریہ میں حدیث کے استاد مقرر ہوئے اور میں آپ سے مولانا عبدالرحمان مبارکپوری صاحب تحفۃ الاحوذی اور مولانا عبدالسلام مبارکپوری صاحب سیرۃ البخاری آپ سے مستفیض ہوئے۔

مدرسہ احمدیہ آرہ میں کچھ عرصہ قیام کے بعد مستقل طور پر بنارس تشریف لائے اور بنارس میں آپ نے مدرسہ اسلامیہ کے نام سے ایک دینی مدرسہ قائم کیا اور اس کے ساتھ اشاعت و تبلیغ کی غرض سے سعید المطالع کے نام سے ایک مدرس بھی قائم کیا۔ اس برس سے توحید و سنت کی نصرت میں بے شمار کتابیں شائع ہوئیں۔

مولانا محمد سعید جب بنارس تشریف لائے تو تقلیدیان احناف کی طرف سے آپ کو بہت زیادہ تنگ کیا گیا لیکن آپ کے پائے استقامت میں لغزش نہ آئی اور ان کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر محاذ پر کامیاب ہوئے۔

مولانا محمد سعید بنارسی ایک کامیاب مناظر بھی تھے۔ آپ سے تقلیدیان احناف نے سینکڑوں مناظرے کئے اور اللہ کے فضل و کرم سے ہر مناظرہ میں تقلیدی علماء کو شکست دی۔

مولانا محمد سعید بنارسی نے ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۲۲ھ مطابق ۲۷ نومبر ۱۹۰۴ء بنارس میں انتقال کیا۔ اللھم اغفرہ ومثواۃ الجنۃ الفردوس۔

مولانا محمد سعید کثیر اولاد تھے۔ آپکے تمام صاحبزادگان بھی عالم تھے۔ انکے نام یہ ہیں۔

- ☆ مولانا محمد ابوالقاسم سیف بنارسی
- ☆ مولانا ابو مسعود قمر بنارسی
- ☆ مولانا عبدالرحمان بنارسی
- ☆ مولانا قاری احمد سعید بنارسی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

☆ مولانا حافظ عبداللہ بنارسی

☆ مولانا عبدالآخر بنارسی

تصانیف

مولانا محمد سعید محدث بنارسی صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔ آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں:

۱۔ کشف الغطاء عن ازالۃ الخفاء۔

۲۔ طریق النجاہ لاہل الصلاح فی جواب طریق الفلاح۔

۳۔ کسر العری باقامۃ الجمعۃ فی القریٰ

۴۔ البرہان الجلی فی رد الدلیل القوی

۵۔ تعلیم المبتدی فی تحقیق القراءۃ للمقتدی۔ (جلد اول)

۶۔ تعلیم المبتدی فی تحقیق القراءۃ للمقتدی۔ (جلد دوم)

۷۔ الجہر بالتامین بالرد علی القول المتین۔

۸۔ السکین تقطع حبل المتین

۹۔ سیف الموحدین علی عتق رد السکین

۱۰۔ الرد لرد مع ایداء العرق لمئولف القرۃ

۱۱۔ فرحۃ الاخیار جواب الاشتہار

۱۲۔ کشف الستور من کیفت مرزاپور۔

۱۳۔ ازالہ الشین عن جلاد العین۔

۱۴۔ رد التردید الی اہل التقلید مع قرۃ المعین

۱۵۔ اکرام اہل الایمان

۱۶۔ ثبوت تحریری مقدمہ اٹاوہ

۱۷۔ فتاویٰ سعیدیہ

۱۸۔ ہدایۃ القلوب القاسیہ فی رد گلزار آسیہ

۱۹۔ الشیع والری بالرد علی عبد الحیٔ

۲۰۔ رفع بہتان العظیم عن حدیث رسول الکریم

۲۱۔ خلاصہ المعتقد والمنتقد۔

۲۲۔ الفوائد التحقیقۃ من الدار التقریظۃ۔

۲۳۔ عمارۃ المساجد بہ اساس جامع الشوائد

۲۴۔ توثیق الحق السدید جوابا معی رسالہ التحقیق المزید۔

۲۵۔ رد الجواب علی وجہ المرتاب

۲۶۔ کیفیت مناظرہ جوناگڑھ

۲۸۔ جواب الجواب سوالات خمسہ

۲۹۔ اعلام اہل الانصاف عما صدر عن مولف تحفۃ الاحناف۔

۳۰۔ صیانۃ المقلقدین عن تلبیسات نصرۃ المجتہدین۔

۳۱۔ ہدایۃ المرتاب۔

یہ کتاب ایک تقلیدی عالم مولوی عبدالرحمان پانی پتی کے رسالہ ''کشف الحجاب'' کے جواب میں ہے۔ تقلیدی مصنف نے اپنے تعصب کے زعم میں شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی اور محی السنۃ امیر الملک مولانا سید نواب صدیق حسن خاں رئیس بھوپال کے خلاف فضول قسم کی باتیں لکھیں اور اس کے ساتھ اہل حدیث کو فرقہ رافضیہ میں شمار کیا۔ حضرت نواب صاحب مرحوم و مغفور نے اس کتاب کو اس قدر پسند فرمایا کہ مولانا محمد سعید بنارسی کا -/50 روپے ماہوار وظیفہ مقرر کر دیا۔

۳۲۔ اقبال الحیٔ علی رد علا الحیٔ۔

۳۳۔ کشف الارتیاب عن اجوبۃ المرتاب

۳۴۔ السعی المقبول براد چابتہ المسئول۔

۳۵۔ توبہ نامہ

۳۶۔ کیفیت مقدمات مسجد بڑ تلے

۳۷۔ ترجمہ تحریر مولانا مبارک حسین مصنف بنارس۔

بقیہ احکام و مسائل

(۸) مریض کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ وقت پر نماز ادا کرے اپنی استطاعت کے مطابق۔ جس کی تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔ اس کے لئے جائز نہیں کہ نماز کو اس کے وقت سے موخر کرے۔

(۹) اگر (مریض) پر مشکل ہے ہر نماز کا اس کے وقت پر ادا کرنا تو پھر اس کے لئے یہ حل ہے کہ ظہر اور عصر کو جمع کرلے اور مغرب اور عشاء کو جمع کرلے یا جمع تقدیم ہوگی یا جمع تاخیر جس طرح بھی اس کیلئے آسانی ہو۔ اگر چاہے تو ظہر کو عصر کے ساتھ موخر کرے اور اگر چاہے تو عشاء کو مغرب کے ساتھ مقدم کرے اور اگر چاہئے تو مغرب کو عشاء کیساتھ موخر کرے۔

لیکن فجر اس کو ناما قبل کے ساتھ جمع کیا جا سکتا ہے اور نہ مابعد کے ساتھ کیونکہ اس کا وقت ما قبل اور مابعد سے الگ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اقم الصلاۃ لدلوق الشمس الی غسق اللیل و قرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشھودا۔'' (الاسراء ۷۸)

ترجمہ:- نماز کو قائم کیجئے سورج کے ڈھلنے کے وقت سے لیکر رات کے اندھیرے تک اور فجر کو قرآن پڑھیئے تحقیق فجر کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے۔

طہارت و نماز کے ان طریقوں سے پتہ چلتا ہے کہ نماز کسی حالت میں بھی معاف نہیں جب تک انسان کے جسم میں جان ہے اس وقت تک نماز کی اس پر فرضیت سے لے کر آخر وقت تک نماز اس پر واجب ہے۔

© rasailojaraid.com